دینی تحریکیں دینی رہنما: سادگی اور کام میں تطبیق کی ضرورت

ہر خادم دین اور خادم مدرسہ کو چاہیے کہ دوسرے خدام دین کو اپنا رفیق سمجھے، فریق نہ سمجھے، جیسے ریل کا محکمہ کہ ٹکٹ دینے والا اور گارڈ۔ ٹی ٹی اور سگنل دینے والا سب ایک دوسرے کو ریلوے کا ملازم سمجھ کر آپس میں اپنے کو ایک دوسرے کا رفیق اور مددگار سمجھتے ہیں۔ اس کے برعکس دینی تحریکوں واداروں اور ان سے وابستہ افراد میں باہمی ربط و تعلق کی نوعیت بہتر نہیں ہے اکثر ایک دوسرے کو اپنا حریف رقیب سمجھتے ہیں اور خود کو ''الحق'' جب کہ حق سب کے پاس ہے، صرف اپنے کام کو دینی سمجھنا اور دیگر دینی کاموں کو حقیر و بے کار تصور کرنا بدنصیبی کی بات ہے، دینی تحریکوں کے کام میں تفریق کی نہیں تطبیق کی ضرورت ہے۔ کسی دینی ادارے کو رقیب و حریف نہ سمجھا جائے، کیونکہ دین کو دراصل سب اداروں، تحریکوں اور کاموں کی ضرورت ہے، اس زمانے میں دین کی ضرورتیں اتنی بڑھ گئی ہیں اور اتنی پھیلی ہوئی ہیں کہ کوئی ادارہ اور کوئی سلسلہ اور کوئی جماعت اور کوئی تحریک ان سب ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ دوسرے اداروں کی خدمات کی قدر نہ کرنا اور کسی اختلاف کی وجہ سے ان کو تنقید کا نشانہ بنائے جانا، یہ اس وقت کی بڑی مہلک بیماری ہے، دوسروں کی برائیاں اور غلطیاں تو منظر عام پر آ رہی ہیں لیکن خوبیوں کا کہیں چرچا نہیں۔ صحیح دینی مزاج یہ ہے کہ ہر دینی تحریک کی کامیابی کی دعائیں کی جائیں، غلطیوں پر دل سوزی سے متوجہ کیا جائے، اس لیے کہ وہ جو غلطی پر نظر آتے ہیں وہ بھی دین کے بعض اہم شعبوں کو سنبھالے ہوئے ہیں اور اس طرح انھوں نے ہم کو یہ موقع دیا ہے کہ ہم دوسرے کاموں سے مطمئن و یکسو ہو کر اپنا کام کریں۔ مولانا اسعد مدنیؒ نے لاہور میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

ہماری بدقسمتی ہے کہ یہاں علماء عیش کے عادی ہیں، علماء کو چاہیے وہ باسی روٹی، سوکھی روٹی کھائیں پیدل چل کر دین کے لیے مصیبت اٹھائیں۔ علماء اپنی نزاکت اور مخملی فرش سے نیچے اتر کر جائیں اور دین سکھائیں، معاف کیجیے گا بڑی بڑی تنخواہ دس دس ہزار روپے کی مدرسے میں ملے تو مدرسے میں پڑھائیں گے، حضرت مدنیؒ آخری وقت تک پانچ سو روپے تنخواہ لیتے تھے، حضرت شیخ الہندؒ کی تنخواہ شوریٰ نے پچاس روپے سے کچھ زیادہ کرنی چاہی، تو انھوں نے انکار کر دیا۔ آپ کو فرصت نہیں ہے، اے سی سے نکلنے کی، گرمی میں کہاں نکلیں گے، آپ کو کوئی فکر نہیں، کوئی توجہ نہیں، کوئی کام نہیں، یہ اللہ کے ہاں گرفتار ہوں گے، پکڑے جائیں گے، چھوٹ نہیں سکیں گے، اس لیے پہلے دین کی خدمت کرو، اس کے لیے محنت کرو، قربانیاں دو۔ لیکن مدرسے والے بدقسمتی سے اے سی کولر اور جناب کیا کہوں؟ کیسے ان کو مصیبت اٹھانے کی قربانی کی توفیق ہو، وہ عیش و آرام میں زندگی گزار رہے ہیں اور اسلام کا بستر بوریا بندھ رہا ہے، آپ کو یہ تکبر ہے کہ ہمارا ملک پاکستان ہے، حالانکہ اندر سے کھوکھلا ہو گیا ہے۔

علماء عیش و عشرت کی زندگی ترک کر دیں

سائنٹفک میتھڈ اور سائنسی ذہن کی مبادیات

نکاح المیسار کے نام پر یوسف قرضاوی کا الحاد

دین کو سمجھنے اور عمل کرنے کے آٹھ بنیادی اصول